نماز سے فراغت کے بعد دوگانہ تشکر ادا کیا ہے

بے خودی شوق کی اور عرض تمنا اُن سے
نہیں معلوم کہ منہ سے میرے کیا کیا نکلا

نالہ کر لینے دیں للّٰہ نہ چھیڑیں احباب ضبط کرتا ہوں تو تکلیف سوا ہوتی ہے

یا اکرم الاکرمین ۔ یا ربّ البیتِ العتیق ۔ اپنے گھر سے تمہارے اس سراپا یمن و برکت مقدس گھر تک کتنے حجاب اور موانع کے طبقات تھے، جو رفتہ رفتہ رفع ہوتے رہے ہیں ۔ دوری کے وہ حجابات ختم ہو گئے ہیں ۔ اب تو خانہ کعبہ سامنے ہے ۔ یہ باب السلام ہے ، اور یہ چاہ زمزم ، سامنے مقام ابراہیمؑ اور بیت اللہ الجلیل ، جس کے اردگرد سفید پوش حجاج کرام طواف کر رہے ہیں ۔ اور اس کے کونہ میں یہ ہجوم حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے جمع ہے ۔

حضرت الشیخ حافظ الحدیث درخواستی صاحب مدظلہ کی بات یاد آئی " قدم ہوں مسجد حرام میں اور نگاہیں خانہ کعبہ پر تمام الجھنیں دور ہو جاتی ہیں ۔ اور قدم ہوں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ، نگاہیں گنبد خضراء پہ روایات و احادیث کے اشکالات رفع ہو جاتی ہیں "

ساتھی نے کہا باب السلام (باب بنی شیبہ) کی طرف سے آکر حجر اسود کو بوسہ دینے سے طواف شروع کریں گے ۔ تلبیہ پڑھتے جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہو ۔ کیونکہ زائر حرم کی دعا (جب اسکی اولین نگاہیں خانہ کعبہ پر پڑ رہی ہوں) مقبول و مستجاب ہے "

باب السلام سے داخل ہوتے وقت مسنون دعا بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ پڑھتے ہوئے آگے بڑھے ، اسی اثنا میں وہ دعائیں پڑھنی چاہئیں جو رسائل حج میں درج ہیں ۔ الحمدللہ کہ "حجر اسود" کا بوسہ بآسانی نصیب ہوا ۔ یہاں کسی کو دھکیلنے کی اجازت نہیں ۔ ہمارے ہونٹوں کی بلند بختی کا کیا کہنا کہ "حجر اسود" کی تقبیل سے لطف اندوز ہوئے ۔

حجر اسود "حجر" کے معنی پتھر اور "اسود" کے معنی ہیں کالا ۔ اس کالے پتھر کا رنگ عقیق سیاہ کی طرح ہے ۔ اس کا مکمل دور دو فٹ یا کم و بیش ہے ۔ یہ پتھر بیت اللہ کے جانب مشرق و جنوب کے گوشہ میں باہر کی طرف دیوار میں ایک گز کی بلندی پر جڑا ہوا ہے ۔ اس کے متفرق ٹکڑوں کو چاندی کے خول میں یکجا جمع کر دیا گیا ہے کہتے ہیں کہ یہ چاندی کا خول عبداللہ ابن زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ہاتھوں کا لگا ہوا ہے جبکہ ۶۴ھ میں حصین ابن نمیر نے یزید بن معاویہ کے حکم پر مکہ معظمہ پر فوج کشی کی اور "ابی قبیس" پہاڑی پر مجانیق نصب کر کے پتھر برسائے تو

منجنیق سنگ باری سے حجر اسود کئی ٹکڑے ہو گیا۔ ابن زبیرؓ نے ان ٹکڑوں کو چاندی کے حلقہ میں جمع کر دیا۔ یہ پتھر حضرت "ابراہیمؑ" علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں کا نصب شدہ ہے۔ اس لئے متبرک ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا ہے۔ صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ ائمہ مجتہدین و مفسرین اور رہبران کے اولیاء اللہ اور صلحائے امت نے اسکو بوسہ دیا ہے۔ اور قیامت تک زائرین حرم اسے بوسہ دیتے رہیں گے، کتنی خوش بختی اور بلند اقبالی ہے۔ کہ انبیاء کرامؑ اور صحابہ و تابعین کی بوسہ گاہ کو بوسہ دیا جائے جو درحقیقت ان کے مطہر و مقدس ہونٹوں کو بوسہ دینے کے مترادف ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ۔ کَانَ اَبْیَضَ مِنَ اللَّبَنِ سَوَّدَتْہُ خَطَایَا بَنِیْ آدَمَ۔	حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "حجر اسود" دودھ سے زیادہ سفید تھا جبکہ اسے آسمان سے اتارا گیا تھا۔ بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر ڈالا۔
عَنْ اِبْنِ عُمَرَؓ اَنَّ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالْمَقَامَ الْاِبْرَاھِیْمِیَّ یَاقُوْتَتَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ۔	ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ "حجر اسود" اور "مقام ابراہیمؑ" دونوں جنتی یاقوت ہیں۔

....

قاضی عیاض فرماتے ہیں:

اَنَّ النَّبِیَّ (صلی اللہ علیہ وسلم) قَالَ مَنْ دَعَا عِنْدَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِسْتَجَابَ اللّٰہُ دُعَاءَہٗ۔	حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بھی حجر اسود کے آغوش میں اللہ تعالیٰ سے مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکی دعاؤں کو قبول فرمائیگا

یہ بھی منقول ہے کہ یہ پتھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا دست راست ہے۔ اپنے بندوں سے اسکی وساطت مصافحہ فرماتے ہیں ۔۔۔ حضرت عمرؓ نے اس پتھر کو بوسہ دیتے وقت فرمایا تھا:

وَاللّٰہِ اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ۔ لَوْ لَمْ یُقَبِّلْکَ النَّبِیُّ (صلی اللہ علیہ وسلم) لَمَا قَبَّلْتُکَ	خدا کی قسم مجھے یقین ہے کہ آپ ایک سیاہ پتھر ہیں۔ نہ کسی کو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان اگر حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا بوسہ نہ لیتے تو آج میں آپ کا بوسہ نہ لیتا۔

"اِتْحَافُ السَّعَادَۃ" میں حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ اِنَّہٗ یَنْفَعُ وَیَضُرُّ۔ کہ یہ پتھر نفع و نقصان

ذریعہ ہے۔ درحقیقت حضرت عمرؓ نے مشرکین عرب کے غلط عقائد کی اصلاح کے باعث، فرمایا تھا کہ یہ پتھر اس لئے نہیں چوما جاتا کہ یہ بذات خود کسی کو نفع پہنچانے والا یا نقصان دہ ہے۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مطلوب ہے۔ اور حضرت علیؓ کے فرمان کا یہ مقصد ہے کہ اسکو بوسہ دینے اور اس کے پاس دعا کرنے سے رب البیت برکات و عنایات نازل فرماتے ہیں۔

شیخ طرسوس رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اس پتھر کی یہ خاصیت ہے کہ آگ کی حرارت اس پر کبھی اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ اسکو اگر کئی دن آگ میں رکھا جائے یہ ٹھنڈا رہے گا۔ اور اگر اسکو پانی میں ڈالیں تو لکڑی کی طرح پانی کی سطح پر تیرتا رہے گا۔ اور کبھی نہیں ڈوبے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَجَرِ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِہِمَا وَلِسَانٌ یَنْطِقُ بِہٖ یَشْہَدُ عَلٰی مَنْ اِسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ (رواہ الترمذی)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر کے بارے میں فرمایا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس پتھر کو قیامت کے دن اٹھائے گا جبکہ اسکی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس کے ذریعہ ان خوش قسمت لوگوں کے بارے میں گواہی دے گا جنہوں نے خلوص و صداقت سے اسکے بوسے لئے ہیں۔

طواف | حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر طواف کی نیت کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھ کر اسکو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر ہاتھوں کو چوم لینا چاہئے۔ اگر دونوں ہاتھوں کا رکھنا مشکل ہو تو صرف دائیں ہاتھ رکھ دیں۔ اور اگر ہجوم زیادہ ہو تو پھر کسی کو دھکیلنے کی ضرورت نہیں دور سے اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چوم لینا چاہئے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ مطاف میں اتنا ہجوم نہیں۔ اکثر حاجی منیٰ کو چلے گئے ہیں۔ کل عرفہ کا دن ہے۔ ہمیں ہر شوط میں حجر اسود کا بوسہ نصیب ہوتا ہے۔ ہم جیسے دیر سے پہنچنے والوں کی قلیل تعداد رہ گئی ہے۔

مناسک حج کی کتابوں میں ہر شوط کی علیحدہ دعائیں درج ہیں۔ اگر کتاب سے دعائیں پڑھیں یا یاد سے دونوں بہتر ہیں اور اگر قرآن مجید کی کچھ سورتیں یاد ہیں تو انکی تلاوت بھی افضل ہے اگر دعائیں یاد نہیں تو رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا پڑھیں۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پڑھیں ـــــ امام زین العابدینؒ جب

آدھی رات کے وقت یہاں پہنچے تھے تو انہوں نے طواف کرتے ہوئے یہ دعائیہ اشعار پڑھے تھے۔

يَا مَنْ يُجِيْبُ دُعَا الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ ۔۔۔ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى مَعَ السَّقَمِ

اے میرے مولا جو تاریکیوں میں پریشان حال کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اور ہر تکلیف، مصیبت اور بیماریوں کو دور فرماتا ہے۔

قَدْ نَامَ وَفْدُكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَانْتَبَهُوْا ۔۔۔ وَعَيْنُ جُوْدِكَ يَا مَوْلَايَ لَمْ تَنَمِ

آپ کے مہمان خانہ کعبہ کے اردگرد سوئے ہوئے ہیں اور کچھ بیدار ہیں۔ مگر اے مولا آپ کی چشم سخا کبھی نہیں سوتی۔

اِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَا يَرْجُوْهُ ذُوْ خَطَأٍ ۔۔۔ فَمَنْ يَجُوْدُ عَلَى الْعَاصِيْنَ بِالنِّعَمِ

اگر تیرے بخشش و کرم کی امید خطاوار نہ رکھیں، بھلا کون گنہگاروں کو نعمت و درگزر سے نوازے گا۔

هَبْ لِيْ بِجُوْدِكَ فَضْلَ الْعَفْوِ عَنْ زَلَلِيْ ۔۔۔ يَا مَنْ اِلَيْهِ رَجَاءُ الْخَلْقِ فِي الْحَرَمِ

اپنے جود و کرم سے میرے گناہوں اور لغزشوں کو معاف فرما۔ تمام مخلوق کی امیدیں تیرے حرم پاک سے وابستہ ہیں۔

(بعض اکابر نے یہ اشعار شیخ اکبر ابن عربیؒ کیطرف منسوب کیئے ہیں)

حطیم، رکن یمانی ۔۔۔ پہلے تین چکروں میں "رمل" (مونڈوں کو ہلاتے ہوئے تیز قدم چلنے کو رمل کہتے ہیں۔) باقی چار چکروں میں اپنی چال چلنا چاہیئے۔ "حطیم" دیکھا۔ "رکن یمانی" کا استلام نصیب ہوا۔ احرام کے کپڑے اور جسم کے ظاہری اعضاء "ملتزم" کے التزام سے مسعود و محظوظ ہوئے۔ "باب الکعبۃ" (کعبہ کا دروازہ) اور "حجر اسود" کے درمیان جگہ کو ملتزم کہتے ہیں۔ یہاں انتہائی تواضع و انکساری کے ساتھ رب البیت سے اپنے لئے اور اپنے والدین و اقارب۔ اساتذہ و مشائخ۔ غرضیکہ تمام متعلقین و جملہ اہل اسلام کیلئے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ ع۔ وَمَنْ دَقَّ بَابَ كَرِيْمٍ فُتِحَ۔ جو سخی کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا وہ مقصود پا کر جائیگا۔ اکرم الاکرمین کے بارگاہِ قدس میں لجاجت و انتہائی عاجزی کے ساتھ جو دعا بھی مانگیں اُسے شرف قبولیت نصیب ہوگی۔

مقام ابراہیم ۔۔۔ ملتزم کے پاس دعا کرکے "مقام ابراہیم" میں دو رکعت پڑھ لیں۔ مقام ابراہیم

باقی ص۵۸ پر